ہم آہنگی

ماہانہ مدنی مشوروں کے مدنی پھول

مارچ 2026ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ہم آہنگی

درود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کیلئے غسل و طہارت ہوتی ہے اور مومنوں کے دل کو زنگ سے صاف کرنے کا سامان مجھ پر درود پڑھنا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہم ایک ایسی تنظیم سے وابستہ ہیں جو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوششوں میں مگن ہے۔ اس مقصد کے لیے ہم مختلف دینی کام کرتے اور ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، یاد رہے کہ مؤثر انداز میں دینی کام کرنے کے لئے ہمیں ٹیم ورک کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور ٹیم ورک اُسی صورت بہتر ہو سکتا ہے جب ہمارے دل آپس میں جڑے ہوئے ہوں اور ان کے درمیان ہم آہنگی ہو۔ ہم مختلف طبیعتوں اور رنگ و نسل کے باوجود اپنے مقصد کے لئے ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو جائیں۔

ہم آہنگی کیا ہے؟

ہم آہنگی (Harmony) "ایک دوسرے کے خیالات سے متفق ہونے اور ساتھ دینے کی کیفیت" کو کہتے ہیں۔ ہم آہنگی وہ خوبصورت جوڑ ہے جو مختلف چیزوں یا انسانوں کے درمیان توازن پیدا کرتا ہے۔ ہمارے جسم کے اعضاء ہم آہنگی کی بہترین مثال ہیں۔

1... القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم، ص 140، دار الکتاب العربی بیروت

جب ہم کھانا کھاتے ہیں، تو ہاتھ، منہ، دانت اور معدہ ایک دوسرے کے ساتھ مکمل تعاون کرتے اور اپنے مقصد کے لئے ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو جاتے ہیں، اگر دماغ کچھ اور سوچے اور ہاتھ کچھ اور کرے، تو انسان ایک نوالہ بھی نہیں کھا سکتا۔

ہم آہنگی کی اہمیت

اجتماعی زندگی میں کئی بڑے کام اور اہم منصوبے پورے کرنے کے لئے بھی ہم آہنگی کی ضرورت ہوتی ہے، جب تک لوگ کسی ایک خیال پر متحد و متفق ہو کر اُس کام کو شروع نہیں کریں گے تب تک وہ کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا بلکہ ہم آہنگی نہ ہونے کی صورت میں کسی اہم کام کی پلاننگ اور آغاز ہی دشوار ہوتا ہے۔

ہم آہنگی نعمتِ خداوندی ہے

مسلمانوں کی ایک دوسرے سے ہم آہنگی اللہ پاک کی ایک عظیم نعمت ہے کیونکہ یہ ہم آہنگی محبت اور بھائی چارے کا سبب بنتی، دلوں کو جوڑتی اور نفرتیں مٹا کر محبتیں پیدا کرتی ہے۔ اللہ ربُّ العالمین قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًاۚ

(پ04، اٰلِ عمران:103)

ترجَمۂ کنز العرفان: اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ پیدا کر دیا پس اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

واقعی صحابۂ کرام کی زندگیاں محبت و ہم آہنگی کا عملی نمونہ نظر آتی ہیں، یہ لوگ مختلف رنگوں، جدا جدا قبیلوں، منفرد زبانوں اور الگ الگ طبیعتوں کے باوجود اسلام کی

خاطر ایک دوسرے کے ہمنوا بن کر کھڑے ہو جاتے۔ برسوں کی دشمنیاں بھلا کر بھائی بھائی بن جاتے، جب اسلام کو ضرورت پڑتی یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی خاطر، دینِ حق کی عزت وشان کی خاطر اور اِعلائے کلمۃُ الحق کی خاطر کندھے سے کندھا ملا کر ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو جاتے۔

مردانِ ہم آہنگ

5 سنِ ہجری میں جب کفارِ قریش نے اپنے اتحادی قبائل کے ساتھ مل کر مدینہ منورہ پر حملے کا منصوبہ بنایا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے اصحاب کو جمع فرما کر مشورہ فرمایا۔ اس موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ نے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں دفاع کے لئے مدینہ شریف کے گرد ایک خندق کھودنے کی تجویز پیش کی جو اہلِ عرب کے لئے بالکل نئی تھی۔ لیکن نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب اس تجویز کو قبول فرمایا تو صحابۂ کرام نے اس نئے خیال سے نہ صرف اتفاق کیا بلکہ اس پر عمل درآمد کے لیے دن رات ایک کر دیے۔ بھوک اور سخت موسم کے باوجود یہ اپنے عظیم مقصد کی خاطر ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو گئے۔ جب فیصلہ ہو گیا تو کسی نے یہ نہیں کہا کہ میں اس رائے سے متفق نہیں بلکہ پورا لشکر ایک سوچ، ایک سمت اور ایک نظم کے ساتھ آگے بڑھا۔ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ کر بھی یہ حضرات متفق اور متحد ہو کر خندق کھودتے رہے۔

ہم آہنگی شریعت کو مطلوب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان متحد رہیں، آپس میں محبت والفت قائم کریں اور ان کے دل آپس میں یوں ہم آہنگ رہیں کہ سب ایک جان ہو کر رہیں، یہ چیز شریعت کو بھی مطلوب ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ (پ4،اٰلِ عمران:103)	ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تَفرِقہ مت ڈالو۔

اس آیت کے تحت تفسیرِ قرطبی میں ہے کہ اللہ پاک نے آپس میں محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور تفرِقہ (یعنی آپس میں پھوٹ ڈالنے، فرقہ فرقہ ہوجانے) سے منع کیا ہے کیونکہ آپس میں اختلاف ہلاکت (تباہی وبربادی) ہے اور آپس میں اجتماعیت و ہم آہنگی نجات ہے۔[1]

اَلحمدُلِلّٰه! دینِ اسلام ہمیں عبادات کے ذریعے بھی گویا ہم آہنگی اور اتحاد و اتفاق کا درس دے رہا ہے، مثلاً نماز باجماعت، حج کا اجتماع، زکوٰۃ کا نظام اور ہر رنگ و نسل والے اور امیر و غریب کا ایک ہی صف میں، ایک امام کے پیچھے کھڑا ہونا اور ایک ہی سمت میں رُخ کرنا ایک طرح سے ہم آہنگی کی ہی عملی تربیت ہے۔ گویا شریعت اپنے ماننے والوں کے اندر ایسا مزاج پیدا کرنا چاہتی ہے کہ سب باہم مل کر ایک جان ہو کر رہیں۔

باہم اختلاف بزدلی اور کمزوری کا سبب

یاد رہے کہ ہم آہنگی نہ ہونا اور اختلافات و بے اتفاقیاں کسی بھی قوم کے لئے بزدلی اور کمزوری کا سبب بنتی ہیں، چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ (پ10،الانفال:46)	ترجَمۂ کنزُ العرفان: آپس میں بے اتفاقی نہ کرو ورنہ تم بزدل ہوجاؤ گے اور تمہاری ہوا (قوت) اکھڑ جائے گی۔

اس آیت کے تحت تفسیرِ طبری میں ہے کہ باہم جھگڑا مت کرو تم گروہ بندی میں پڑ

1 ...تفسیر قرطبی، پ4،اٰلِ عمران، تحت الآیۃ:103، 2/104

جاؤگے اور تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور تم کمزور اور بزدل ہو جاؤگے اور تمہاری قوت اور رعب نہ رہے گی۔[1]

ہم آہنگی کیوں ضروری ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی ایک جسم کی مانند ہے اور اس کا ہر رُکن ایک ایک عضو کی طرح ہے۔ جس طرح انسانی جسم کے مختلف اعضاء مختلف کام کرتے ہیں، مثلاً آنکھیں دیکھتی ہیں، کان سنتے ہیں، پاؤں چلتے ہیں مگر ان میں مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اگر یہ اعضاء آپس میں مقابلہ آرائی شروع کر دیں تو پورے جسم میں خرابی پیدا ہو جائے گی۔ اسی طرح دعوتِ اسلامی کے تمام ذمہ داران اور ماتحت اسلامی بھائیوں میں ہم آہنگی لازمی ہے، اگرچہ نگران، ذمہ دار، مبلغ اور عام اسلامی بھائیوں کے بعض کام اور ذمہ داریاں الگ الگ ہوں لیکن سب کا مقصد ایک ہی ہے۔ جب تک ہم آہنگی رہے گی تنظیم پھلتی پھولتی رہے گی۔

شعبہ جات میں ہم آہنگی

اسی طرح دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات مختلف کام سر انجام دیتے ہیں، ان میں سے کوئی اکیلا تمام کام نہیں کر سکتا، باہمی ہم آہنگی سے یہ پورا سسٹم چلتا ہے، یعنی دعوتِ اسلامی کا خدمتِ دین کا عظیم کام ہم آہنگی کی بنیاد پر ہی پورا کیا جا سکتا ہے۔

یاد رکھئے!

- ذہنی ہم آہنگی کا مطلب یہ نہیں کہ سب ایک جیسا سوچیں، بلکہ یہ ہے کہ سب ایک

1... تفسیر طبری، پ10، الانفال، تحت الآیۃ: 46، 6/261، حدیث: 16177 ملتقطاً

ہی مقصد کے لیے سوچیں۔ رائے دی جائے، مگر نظم وضبط نہ ٹوٹے، جب فیصلہ ہو جائے تو پھر سب ایک صف میں کھڑے ہو جائیں۔

- ○ تنظیمی طریقۂ کار میں کوئی بھی چیز طے ہو جانے کے بعد، ہر شخص چاہے نگران ہو یا ماتحت، اسے پوری لگن اور یکسوئی سے اس پر عمل کرنا چاہیے۔ کوئی پس پردہ اختلاف نہ رکھا جائے۔
- ○ نگران اور ماتحت کا یا ایک نگران کا دوسرے نگران سے اختلافِ رائے ہو سکتا ہے مگر دلوں میں یکجہتی اور مقصد ایک ہونا چاہیے، اسی میں دینی کاموں کی بہتری اور کامیابی ہے۔ اختلافِ رائے کے بعد بھی احترام اور محبت برقرار رہے۔
- ○ جب اپنے بڑوں پر اعتماد ہو، تو انفرادی رائے کو اجتماعی فیصلے کے ساتھ ہم آہنگ کر لینا ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔

ایک تنظیم کے اراکین کے لئے ہم آہنگی کے کیا فوائد ہیں ملاحظہ کیجئے:

ہم آہنگی کے فوائد

(1) ہم آہنگی کسی بھی تنظیم یا ادارے کو مضبوط بناتی اور اس کی تعمیر وترقی میں بہتر کردار ادا کرتی ہے۔ (2) ہم آہنگی فتنوں، سازشوں اور بدگمانیوں سے محفوظ رکھتی اور محبت واحترام کی فضا پیدا کرتی ہے۔ (3) ہم آہنگی اہم فیصلے کرنے میں مدد دیتی اور بے جا اختلاف اور مداخلت سے بچاتی ہے۔ (4) ہم آہنگی سے وقت کی بچت ہوتی ہے۔ (5) ہم آہنگی سے تنظیم کے بنیادی مقصد پر فوکس رہتا ہے اور اندرونی مسائل واختلافات کے حل میں زیادہ وقت ضائع نہیں ہوتا۔

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

❖ ایک دوسرے کی نفسیات کو پہچان لیں تو اتفاق رہے گا،جب اپنی سوچ کو دوسرے پر نافذ کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر اتفاق مشکل ہے۔(1)

❖ ذمّہ داران کا باہم اتحاد و اِتّفاق بہت ضَروری ہے۔(2)

❖ ہر ایک کو چاہئے کہ بغیر اجازتِ شرعی دوسرے انسان کے بارے میں بُغض وعداوت والی چیز اپنے دل میں نہ رکھے۔ ہر ایک اپنے دل کو دوسرے کے بُغض وکینے سے پاک رکھے۔ آپس میں محبت، پیار اور عملی طور پر بھائی بھائی بن کر رہے۔(3)

❖ اگر ایک طبیعت کے خلاف بات کر دے تو دوسرے کو صبر کرنا چاہئے۔(4)

❖ ہم کسی کو نگران بناسکتے ہیں مگر لوگوں کے دل میں نہیں اُتار سکتے، لوگوں کے دل میں وہ خود اپنے حُسنِ اخلاق اور نرمی وعاجزی سے اُتر سکتا ہے۔(5)

❖ تحریک چلتی نہیں، چلائی جاتی ہے۔ جہاں کام ہوتا ہے وہاں مسائل (Issues) بھی ہوتے ہیں، مسائل کو حل کرکے آگے بڑھنا چاہئے۔(6)

❖ نگران کو ماتحتوں سے حاکمانہ انداز رکھنے کے بجائے درخواست (Request) والا انداز اپنانا چاہئے۔ تنظیمی سسٹم میں ایک اہم بات یہ ہے کہ ایک دوسرے کا احترام کیا جائے۔(7)

---

1 ...مدنی مذاکرہ، 20 شوال المکرم 1443ھ بمطابق 21 مئی 2022ء

2 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 10 تا 15 ذیقعد شریف 1445ھ بمطابق 19 تا 24 مئی 2024ء

3 ...مدنی مذاکرہ، 11 ذوالحجہ 1444ھ بمطابق 01 جولائی 2023ء

4 ...مدنی مذاکرہ، 2 صفر المظفر 1442ھ بمطابق 19 ستمبر 2020ء

5 ...مدنی مذاکرہ، 2 صفر المظفر 1442ھ بمطابق 19 ستمبر 2020ء

6 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 10 تا 15 ذیقعد شریف 1445ھ بمطابق 19 تا 24 مئی 2024ء

7 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 15 تا 19 رجب شریف 1445ھ بمطابق 27 تا 31 جنوری 2024ء